میں ایک نعتؐ کہوں سوچتا ہوں کیسے کہوں؟

ہے مضطرب سی تمنا کہ ایک نعت کہوں! — میں اپنے زخموں کے گلشن سے تازہ پھول چنوں
پھر ان پہ شبنم اشک سحر گہی چھڑکوں — پھر ان سے شعر کی لڑیاں پرو کے نذر کروں
کھڑا ہوں صدیوں کی دوری پہ خستہ و حیراں! — یہ میرا ٹوٹا ہوا دل، یہ دیدۂ گریاں
یہ منفعل سے ارادے، یہ مضمحل ایماں — یہ اپنی نسبت عالی، یہ قسمت واژوں

میں ایک نعتؐ کہوں سوچتا ہوں کیسے کہوں؟

یہ تیرے عشق کے دعوے، یہ جذبہ بیمار — یہ اپنی گرمی گفتار، پستی کردار
رواں زبانوں پہ اشعار، کھو گئی تلوار — حسین لفظوں کے انبار، اڑ گیا مضموں!
نہ سامنے کوئی منزل، نہ راستہ معلوم — نہ رہزنوں کی خبر ہے، نہ رہنما معلوم
یہ کیا مقام ہے، اپنا نہیں پتہ معلوم — یہ کیا زمین ہے آخر یہ کون سا گردوں

میں ایک نعتؐ کہوں سوچتا ہوں کیسے کہوں؟

پہن کے تاج بھی، غیروں کے ہم غلام رہے — فلک پہ اڑ کے بھی شاہیں اسیرِ دام رہے
بنے تھے ساقی مگر پھر شکستہ جام رہے — دل و نگاہ پہ طاری فرنگیوں کا فسوں
ترے مقام کی عظمت بھلا کے بیٹھے ہیں — ترے پیام کی شمعیں بجھا کے بیٹھے ہیں
ترے نظام کا خاکہ اڑا کے بیٹھے ہیں — ضمیر شرم سے پر داغ، قلب ہے محزوں

میں ایک نعتؐ کہوں سوچتا ہوں کیسے کہوں؟

عقیدتیں ترے ساتھ، اور کافری بھی پسند — قبول نکتہ توحید، بت گری بھی پسند
ترے عدو کی گلی میں گدا گری بھی پسند — نہ کار ساز خرد ہے، نہ حشر خیز جنوں
یہاں کہاں سے مجھے رفعت خیال ملے؟ — کہاں سے شعر کو اخلاص کا جمال ملے؟
کہاں سے ''قال'' کو گم گشتہ ''رنگ حال'' ملے؟ — حضورؐ! ایک ہی مصرع یہ ہو سکا موزوں

میں ایک نعتؐ کہوں سوچتا ہوں کیسے کہوں؟